اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ
مسمّٰی بنام تاریخی
الملفوظ ۱۳۳۸ھ
معروف بہ
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
(مع تخریج وتسہیل)
(حصہ اوّل)
مؤلف: شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا
محمد مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن
پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی) شعبۂ کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ
مکتبۃ المدینہ
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ کراچی، پاکستان
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
SC1286

اعلیٰ حضرت مجدّدِ دین وملّت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنام تاریخی

اَلْمَلْفُوظ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(حصہ اوّل)

مؤلف

شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند
حضرت علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
(شعبہ کُتُب اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ)

ناشر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے سے معجزہ طلب کرنا کیسا؟

عرض : جھوٹے مُدَّعیِ نبوت (یعنی نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے) سے مُعجِزَہ[1] طلب کیا جاسکتا ہے؟

ارشاد : اگر مدعیِ نبوت سے اِس خیال سے کہ اس کا عجز ظاہر ہو معجزہ طلب کرے تو حرج نہیں اور اگر تحقیق کے لئے معجزہ طلب کیا کہ یہ معجزہ بھی دکھا سکتا ہے یا نہیں تو فوراً کافر ہوگیا۔(الفتاوی الهندية، كتاب السير،الباب التاسع في احكام المرتدين ،ج ٢ ،ص ٢٦٣)

مَذہَب چھوڑنے کی شرط پر مُباحَثہ کرنا کیسا؟

(اسی تذکرے میں فرمایا کہ) مباحثے میں لوگ یہ شرط کرلیتے ہیں کہ" جو ساکت (یعنی لاجواب) ہوجائے گا وہ دوسرے کا مذہب اختیار کرلے گا۔" یہ سخت حرام ہے اور اشد حماقت ہے۔ ہم اگر کسی سے لاجواب بھی ہوجائیں تو مذہب پر کوئی الزام نہیں کہ ہمارے مقدس مذہب کا مدار ہم پر نہیں، ہم انسان ہیں اس وقت جواب خیال میں نہ آیا۔

تحریری بات چیت کے فوائد

مؤلف : اس وقت مولانا مولوی نعیم الدین صاحب اور مولانا مولوی ظفر الدین صاحب اور مولانا مولوی احمد افتخار صاحب صدیقی میرٹھی اور مولانا مولوی احمد علی

---

[1] : نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا اعلانیہ دعوٰی فرما کر محالاتِ عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا ہے اور منکروں کو اس کی مثل کی طرف بلاتا ہے اللہ عزوجل اس کے دعویٰ کے مطابق امر محال عادی ظاہر فرمادیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں کہ اسی کو معجزہ کہتے ہیں۔ جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا کا سانپ ہوجانا اور یدِ بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُردوں کو جلا دینا اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کردینا اور ہمارے حضور کے معجزے تو بہت ہیں۔(بہارِ شریعت، حصہ ١، ص ٣٨)...علمیه

صاحب میرٹھی و مولانا مولوی رحم الٰہی صاحب ناظمِ انجمن اہلِ سُنّت و مدرس مدرسۂ اہلِ سُنّت و مولانا مولوی امجد علی صاحب مدرس مدرسۂ اہلسنت و مہتمم مطبعِ اہلِ سُنّت وغیرہ حضرات علمائے کرام (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) حاضرِ خدمت تھے۔ انجمن کے آریہ ناریہ [1] کے مقابل جلسے ہو رہے تھے۔ یہ سب حضرات جلسۂ مناظرہ سے مُظَفَّر و منصور (یعنی کامیاب و کامران) واپس آئے تھے، رام چندر مناظرِ آریہ کی چُرْب زبانی اور بے حیائی کا ذکر ہو رہا تھا کہ بات سمجھنے کی لیاقت نہیں رکھتا، بے حیائی سے کچھ نہ کچھ کہے ضرور جاتا ہے۔

اس پر **ارشاد** فرمایا سخت غلطی ہے کہ ایسوں سے زبانی بات چیت ہو، اِس کا حاصل یہی ہوتا ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ بکے جائیگا جس سے لوگ جانیں کہ بڑا مُقَرِّر ہے، برابر جواب دے رہا ہے۔ انسان میں یہ قوت نہیں کہ زبان بند کردے، بے حیا کفار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور نہ چُوکیں گے وہاں بھی زبان چلی ہی جائے گی، یہاں تک کہ منہ پر مُہر فرمائی جائے گی اور اَعضاء کو حکم ہوگا بول چلو۔

[1]: اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت فتاوٰی رضویہ جلد 21 صفحہ 124 پر لکھتے ہیں: (ہندوؤں) میں ایک نیا فرقہ ہے جو آریہ کہلاتا ہے، وہ زبانی طور پر توحید کا دعویٰ کرتے ہیں اور بت پرستی کے حرام ہونے کا اقرار بھی کرتے ہیں لیکن برادری اُلفت و محبت اور اتحاد میں ان کا رویہ بُت پرستوں سے مختلف نہیں، ان بت پرستوں کے ساتھ ان کی الفت و محبت ان کا اتحاد قائم ہے جو پتھر، پانی، درختوں اور تراشیدہ مورتیوں کو خدا سمجھتے ہوئے پوجتے ہیں اور یہ انھیں اپنا ہم مذہب اور دینی بھائی خیال کرتے ہیں۔ پھر یہ خبیث اگرچہ غیر کی عبادت و بندگی سے پرہیز کرتے ہیں مگر مادہ اور روح دونوں کو اللہ تعالیٰ کی طرح قدیم اور غیر مخلوق مانتے ہیں اور کہتے ہیں۔ پس اگر عبادت میں شرک نہ ہوا تو وجوبِ وجود میں شرک ہوگیا پس ہر وجہ سے ان پر تین خدا لازم ہوگئے لہٰذا وہ یقیناً مشرک ہیں، اُن کا "دعویٰ توحید" ہوا میں پاؤں رکھنے کے مترادف ہے۔ اگر ہم آخری درجہ پر فرض کرلیں کہ وہ مشرک نہیں تاہم ان کے کفر یعنی **کافر** ہونے میں بات کرنے کی کوئی گنجائش نہیں اس لئے کہ جو **حضور** علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نہ ہو وہ **کافر** ہے اور جو انھیں کافر نہ جانے وہ خود کفر میں ان کے ساتھ برابر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ، ج۲۱، ص۱۲۴)... علمیہ

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۝ (پ ۲۳، یٰسٓ: ۶۵)	ترجمۂ کنزالایمان: آج ہم ان کے مونہوں پر مہر کردیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کئے کی گواہی دیں گے۔

تو ایسوں سے ہمیشہ تحریری گفتگو ہونا چاہیئے، کہ منکر نے بدلنے بچلنے کی گلی نہ رہے۔ بہت دھوکہ ہوتا ہے کہ وہابیہ وغیرہ سے فرعی مسائل پر گفتگو کر بیٹھتے ہیں۔ وہابی غیر مقلد قادیانی وغیرہ تو چاہتے ہی یہ ہیں کہ اُصول چھوڑ کر فرعی مسائل میں گفتگو ہو، انہیں ہرگز موقع نہ دیا جائے۔ ان سے یہی کہا جائے کہ تم اسلام کے دائرے میں آلو، اپنا مسلمان ہونا تو ثابت کرلو پھر فرعی مسائل میں گفتگو کا حق ہوگا۔

مُلاقات سے واپسی پر مُصافَحہ کا حُکم

عرض: مُصافَحہ واپسی کے وقت کرنے کی مُمانَعت فرمائی گئی ہے؟

ارشاد: نہیں۔ اصحابِ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم و رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) جب آپس میں ملتے تھے مصافحہ فرماتے۔ (شعب الإیمان، قصۃ إبراھیم فی المعانقۃ فی الثالث والثلاثین من التاریخ، الحدیث ۸۹۵۸، ج۶، ص ۴۷۵) اور جب رُخصت ہوتے معانقہ کرتے (یعنی گلے ملتے)۔

مُعانَقہ کرنے کا طریقہ

عرض: معانقہ ایک جانب یا دونوں سے کرے؟

ارشاد: ایک طرف سے بھی ہوجائے گا لیکن عرب شریف میں دونوں طرف سے کرتے ہیں۔